رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ

چھپا دستِ ہمت میں زورِ قضاء ہے۔
مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے۔

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی لابن یعقوب ان شیخ محمود احمد قادیانی:-

جلد ۲۳ | قادیان دار الامان - مورخہ ۷ اکتوبر سنہ ۱۹۲۰ء | نمبر ۳۱
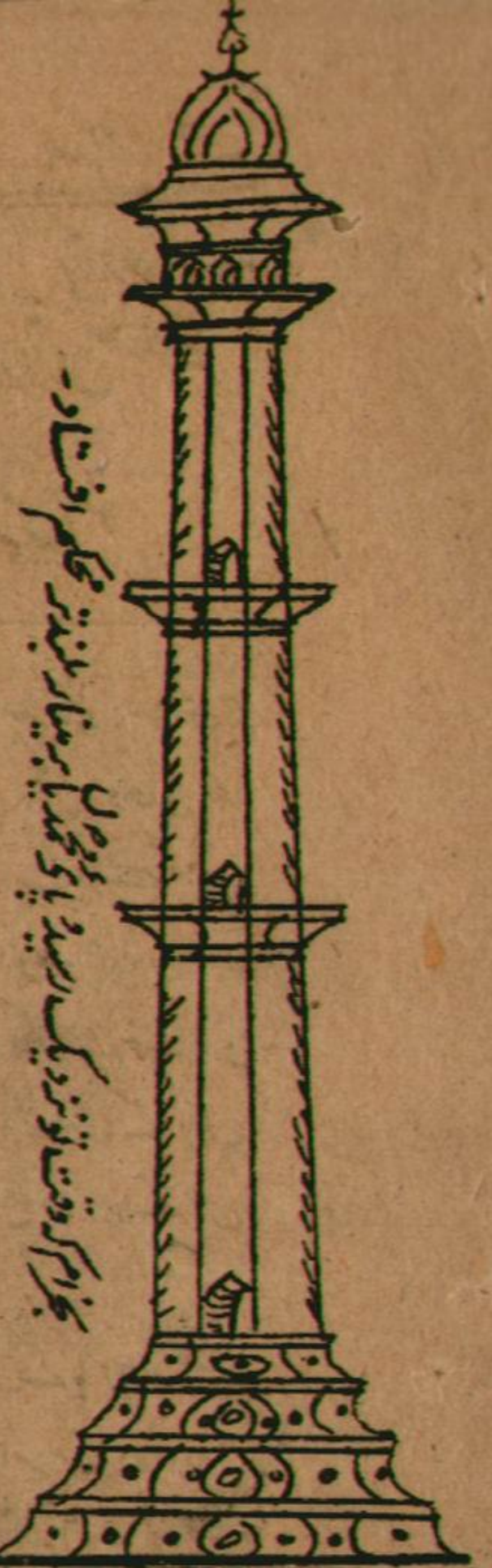
فہرست مضامین

سلسلہ کی خبریں !!

ماریشس میں تبلیغی سفر (۱) جناب صوفی غلام محمد صاحب مبلغ اسلام نے علاقہ ماریشس میں کچھ عرصہ سے یہ انتظام کیا ہوا ہے۔ کہ سفروں کے ذریعہ سے تبلیغ کرتے ہیں یہ ذریعہ بہت ہی کامیاب ذریعہ ہے۔ ریل وغیرہ جگہ میں جہاں انسان کیلئے کوئی مشغلہ نہیں ہوتا۔ انسان کو مجبوراً سننا پڑتا ہے۔ اسی طرح مختلف شہروں میں جہاں یہ آواز نہیں پہنچی پہنچانی ضروری ہے۔ لنڈن مشن کے مشنری اسی طریق سے فائدہ حاصل کر رہے ہیں:

عید الضحیٰ ماریشس میں ۲۵ اگست ۱۹۲۰ء بروز بدھ عید الضحیٰ تھی۔ احمدیوں نے عید مسجد روز ہل میں پڑھی۔ اس مسجد کے حاصل کرنے کیلئے غیر احمدیوں نے مقدمات کئے۔ پانی کی طرح روپیہ صرف کیا۔ احمدیوں کیطرف سے قریباً تین ہزار روپیہ خرچ ہوگیا۔ مگر خدا کے فضل سے ہم کامیاب ہوئے۔ وہاں کے غیر احمدیوں کے نزدیک عید کی نماز اسلامی نشان ہے۔ اسلئے

انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

کا مصداق وہ بن رہے تھے۔ وہ اس غرض سے روز ہل پر قبضہ کرنا چاہتے تھے۔ اور انکو یقین تھا کہ وہ ۱۹۱۸ء کی نماز عید روز ہل میں پڑھیں گے مگر اسی دن سے وہ ناکام اور ہم کامیاب ہوئے ۱۹۱۸ء سے ہی ہم وہاں نماز پڑھتے ہیں۔ الحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔ ۱۲ شہروں سے مرد عورتیں آئے ہوئے تھے۔ مسجد دونوں سے پر تھی۔ خطبہ صوفی صاحب نے پڑھا:

خطبہ میں منجملہ اور باتوں کے یہ بھی بتایا۔ کہ عید اور خوشی لازم و ملزوم ہیں۔ اسوقت حقیقتاً احمدی خوشی منا سکتے ہیں۔ ہندوستان کے غیر احمدی خوشی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان کا خلیفہ معزول ہوگیا۔ وہ خواہش خلافت بجا نہیں لاسکتا۔ مگر احمدی خوش ہیں۔ کہ ان کا خلیفہ خدا کے فضل سے دن بدن کام میں ترقی کر رہا ہے۔ وہ اور اسکا دین مضبوط چٹان پر ہے سیلون کے غیر احمدی خوش نہیں ہوسکتے۔ خدا تعالیٰ نے ان کو ناکام کر دیا۔

مگر احمدی خوش ہیں۔ کہ وہ کامیاب ہوئے۔ روز ہل کے غیر احمدی عید نہیں منا سکتے۔ کیونکہ انہوں نے روز ہل میں نماز نہیں پڑھی۔ مگر احمدی خوش ہیں کہ ان کی عید روز ہل میں ہوئی۔ غرض آج سچی خوشی

(انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی پرنٹر پبلشر و پروپرائیٹر چھپا۔ اور تراب منزل سے شایع ہوا)

احمدیوں سے سخت لڑائی

کاٹھ گڑھ عید الضحیٰ کے موقعہ پر احمدی لوگ دو بڑے سے گائے کی قربانی کرا کر لا رہے تھے۔ کئی سو ہندو لاٹھیاں لیکر ان پر ٹوٹ پڑے۔ اور ان کو مارا۔ چودہری عبد المنان صاحب کو زیادہ چوٹیں آئیں۔ سخت تکلیف ہوئی تحقیقات ابتدائی ہندوؤں کے ہاتھ میں تھی۔ انہوں نے مقدمہ کو کمزور کر دیا۔ اب موجودہ افسروں سے جنکے ہاتھ میں یہ تحقیقات ہے۔ قوی امید ہے کہ وہ دیانت داری سے اس معاملہ کا فیصلہ کریں گے گورنمنٹ اور تمام افسران جانتے ہیں۔ کہ ہماری جماعت گورنمنٹ کی وفادار اور فرمانبردار اور امن پسند ہے ہم کو پوری امید ہے۔ کہ ملزم اپنی کیفر کردار کو پہنچینگے

قادیان دارالامان (۱) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بخیریت ہیں۔ مردوں اور عورتوں میں درس قرآن شریف دیتے ہیں۔

(۲) حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن جب یہاں تشریف لائے تھے۔ انکی طبیعت ناساز تھی۔ مگر اب خدا کے فضل سے وہ اچھے ہیں۔ الحمد للہ

(۳) خانصاحب ذوالفقار علی خانصاحب آف رامپور پنشن لے چکے ہیں۔ اور وہ قادیان میں ہجرت کا عزم مصمم کئے ہوئے ہیں۔ بیس روپے ماہوار پر مکان بھی لے لیا ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ جلد اللہ تعالیٰ ان کے ارادے کو پورا فرمائے اور اگر کوئی مشکل بھی راستے میں ہو۔ دور فرماوے*

(۴) چین جانیوالا مشنری پاسپورٹ حاصل کر چکا ہے۔ الحمد للہ۔

جاپانی مشنری نے بھی فوٹو داخل کر دیا ہے۔ آجکل میں پاسپورٹ آجائیگا۔

یونانی مشنریوں میں سے ایک تو بنگال سے لکھتا ہے کہ انشاء اللہ بہت جلد پاسپورٹ تیار ہو جائیگا دو مشنریوں کے راستے میں کچھ روک ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ اسکو دور فرمائے۔ آمین۔

(۵) قادیان میں لنڈن مسجد کا نقشہ بنکر حضرت خلیفۃ المسیح کی منظوری کیلئے پہنچ گیا ہے۔

(۶) دونو مدرسے جاری ہیں۔ اور اپنا کام کر رہے ہیں۔ مدرسہ احمدیہ کے امتحان ششماہی شروع ہے۔

درخواست دعاء خاکسار شیخ محمود احمد ابھی تک بیمار ہے۔ گھٹنہ میں تکلیف ہے۔ کمزوری وغیرہ بہت ہے۔ احباب دعاء کریں*

غزل

از ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم ٹیچر تعلیم الاسلام

رات دن عشق مسیحا میں رہے آہ و فغاں
جان سہتی ہے جدائی میں ہزاروں سختیاں
میری حالت پوچھتے ہو تو سنو تھامو جگر
دل پہ یادِ میرزا میں گر رہی ہیں بجلیاں
بے قراری اک طرف ہے آہ و زاری اک طرف
دل میں ایسا درد ہے جو ہو نہیں سکتا بیاں
پھر رہا ہوں چشم گریاں یہ صدا دیتا ہوا!
کچھ تو بتلا دو ارے لوگو کہاں ہے قادیاں
تیری فرقت میں تو میں گھل گھل کے پانی ہو گیا
آ گلے لگ اب گلے اے مہدیٔ آخر زماں
یوں کسی صورت مرے دل کو سکوں ہوتا نہیں
ہاں اگر دیدار ہو جائے تو آئے جاں میں جاں
چاہِ عصیاں گر اڈوبا مرا جسلدی پکڑ
ورنہ ہو جائیگی ضائع آج یہ ننھی سی جاں
بحرِ الفت کا مرے پایاں کوئی ساحل نہیں
کشتیٔ دل کیوں نہ گرداب میں ہو گردش کناں
تیرے آنیسے جہاں میں روشنی سی ہو گئی
تیرا چرچا ہو رہا ہے۔ از زمین تا آسماں
ہو گیا شوریدگاں عشق احمد میں شمار
لوگ کہتے ہیں کہ تیرا مٹ گیا نام و نشاں

کیوں ہو اسلام کا سفینہ غرقِ گردابِ فنا
جبکہ اسکا ناخدا تو ہو مسیحائے زماں

احمدی لیڈر توجہ کریں

ایک خطرناک مرض جسکا ابھی سے انسداد ہونا ضروری ہے قوم میں کہیں کہیں پائی جاتی ہے۔ اور یہ مرض روحانی اور ایمانی کمزوری کا نتیجہ ہے۔ بعض مقامات پر ایسے کمزور احمدی ہیں۔ جو کہ اپنی لڑکیوں کی شادی غیر احمدیوں کے ہاں کرتے ہیں۔ جسکی حضرت مسیح موعود اور انکے خلفاء کی طرف سے سخت ممانعت ہے۔ غیر احمدیوں کے ہاں لڑکیوں کے دینے سے جو بُرے نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ وہ ظاہر ہیں۔

(۱) جب احمدی لڑکیاں غیر احمدیوں کے پاس جائینگی تو آہستہ آہستہ انکے اثر سے متاثر ہو کر وہ خود غیر احمدی ہو جائینگی۔ بلکہ ہو جاتی ہیں۔ گویا والدین نے خود جس چیز کو علی وجہ البصیرت قبول کیا۔ اسکے خلاف دوزخ اور جہنم خیال کرتے ہیں پھر جان بوجھکر اپنی بیٹی کو جہنم میں ڈالتے ہیں۔ میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ والدین کو خدا کے حضور جوابدہ ہونا پڑے گا۔ کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا۔

(۲) دوسرے جب کہ احمدی لڑکیاں غیروں میں چلی جاوینگی۔ تو احمدی لڑکوں کو رشتے بہت کم ملیں گے نتیجہ اسکا بھی یہ ہوگا۔ کہ ان کو بھی دوسروں کا محتاج ہونا پڑیگا اور ممکن ہے۔ کہ تعلقات ان کو بھی انہیں جذب کر دیں*

(۳) خدا کے ایک مامور اور مرسل کے حکم کی صریح خلاف ورزی ہے۔ اسلئے میں جماعت کے لیڈروں انجمنوں کے سکرٹریوں اور پریذیڈنٹوں کی توجہ کو اسطرف مبذول کراتا ہوں کہ یہ ایک بڑا اہم کام ہے اس سے سلسلہ کے افراد میں کمی واقع ہونیکا اندیشہ ہے۔ اور آپ لوگ خدا کے نزدیک جوابدہ ہونگے۔ پس سرگرمی سے یہ کوشش کرو کہ یہ مرض دور ہو جائے۔ اور سلسلہ میں کوئی شخص ایسا نہ رہے جو کسی غیر کو لڑکی دے*

سالانہ جلسہ آ رہا ہے۔

آجکل جب کہ عالم اسلامی میں ایک تہلکہ سا مچا ہوا ہے۔ اور دنیا بھر کے مسلمان بے امنی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور وہ چلا رہے ہیں۔ کہ اسلام مٹ رہا ہے۔ اور دیگر اقوام عالم بھی ان کو نگل جانے کیلئے تیار بیٹھی ہیں۔ ان کو اسلام کا چہرہ بالکل بھیانک طور پر دکھلایا گیا۔ اسلئے انہوں نے اسلام کو مٹا دینا تہذیب کو قایم کرنیکا باعث سمجھا لیکن نہ انکو یہ معلوم ہے۔ کہ اسلام اور ہے۔ اور مسلمان اور۔ ایک تارک الصلوٰت بھی مسلمان کہلاتا ہے۔ اسلام کے کسی حکم پر بھی عمل نہ کرنیوالے مسلمان کہلاتے ہیں۔ لیکن اسلام ایک اور چیز ہے۔ جسکو نہ یورپ نے سمجھا اور نہ کسی اور قوم نے اگر وہ اسلام کے خوبصورت چہرے کو دیکھ لیتے تو میں یقین کرتا ہوں۔ کہ وہ ضرور اسکے شیدا ہو جاتے۔ اسی طرح سے مسلمانوں نے بھی اس وقت اسلام کے غلط معنے کئے۔ اور کسی سلطنت کے چھینے جانے کا نام اسلام کی تباہی رکھدیا کاش کہ وہ سمجھتے کہ اسلام کیا ہے۔

غرض آج ہر طرف مسلمانوں کے اندر ایک بے اطمینانی ہے۔ وہ چیخ چیخ کر اور پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ ہمکو ایک لیڈر کی ضرورت ہے۔ جو ہمارا رہنما ہو ہمارے لئے دستور العمل تیار کرے اور صراط مستقیم پر لے جائے مگر انکو کوئی ہادی اور رہبر نہیں ملتا۔ جب وہ اپنی اس حالت کو دیکھتے ہیں۔ تو وہ سخت گھبراہٹ میں چلا اٹھتے ہیں۔ اور جو تجویز انکا دماغ ایسی حالت میں سوچتا ہے۔ وہ ان کو منزل سے کوسوں دور ڈال دیتی ہے۔ ہجرت کے خیال نے جو کسی گھبرائے ہوئے دماغ کا نتیجہ تھا۔ مسلمانان ہند کو کیسے دکھ اور تکلیف میں ڈالدیا۔ اور اس مجنونانہ خیال نے ان کو گھروں سے بے گھر اور زرداروں کو بے زر صاحب عزت و حشمت لوگوں کو چارہ ذلت میں گرا کر دریوزہ گری پر آمادہ کر دیا۔ کاش کہ یہ تجویز کسی دماغ سے نہ نکلتی۔ اسی طرح سے دیگر تمام تجاویز اور دستور العمل گھبرائی ہوئی اور پریشان طبیعت کے نتائج ہیں۔ جب وہ نظر اٹھا کر مسلمانان ایران و مسلمانان عرب و شام اور مسلمانان سلطنت ترکیہ کے حالات کو دیکھتے ہیں۔ تو ان کی تکالیف اور بھی بڑھ جاتی ہیں۔ کاش کہ وہ سمجھتے۔ کہ اس میں کیا سر اور کیا راز ہے۔ وہ قوم جو خدا کو بڑی پیاری تھی۔ اور وہ قوم جسکے لئے یہ فرما دیا۔ کہ ہمنے تمہارے لئے دین کو مکمل کر دیا۔ اور اپنی نعمتوں کو تمام و کمال طور پر پورا کر دیا۔ اور جسکے لئے قرآن کریم میں بڑے بڑے وعدے دیئے گئے تھے۔ انکی حالت کا اسطرح سے متغیر ہو جانا بتلاتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے آپ کو ان وعدوں سے دور کر لیا۔ چنانچہ خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم پس خدا کے معاملہ کا بدل جانا بتلاتا ہے کہ قوم کی حالت بدل چکی ہے۔ اسوقت جبکہ تمام مسلمانوں کی یہ حالت ہے۔ صرف ایک قوم مسلمانوں میں سے مطمئن ہے۔ اسکو کوئی اضطراب نہیں۔ وہ اپنی آنکھوں سے اسلامی ترقیوں کو دیکھ رہی ہے اور اس قوم کے ذریعہ سے یدخلون فی دین اللہ افواجاً کا نمونہ نظر آ رہا ہے۔ پس آج اگر کسی نے اسلامی ترقیوں کو دیکھنا ہو۔ اور کسی مسلم کے مطمئن قلب کا مشاہدہ کرنا ہو۔ تو وہ ہمارے پاس آئے ہم اسکو دکھائینگے۔ کہ اسلامی ترقیوں کا نمونہ ہمارے سالانہ جلسہ میں اسکو نظر آئیگا۔ تمام مسلم مطمئن نظر آئینگے۔ اور کامل اسلام انکے اندر جلوہ نما ہوگا گو مسلمان حیران اور پریشان ہیں۔ مگر یہ قوم دن اور رات ترقی کر رہی ہے۔ پس میں جماعت کے تمام احباب کو مطلع کرتا ہوں۔ کہ سالانہ جلسہ دور نہیں چند ہفتے درمیان میں ہیں۔ وہ اپنے ان دوستوں کو جو غیر مطمئن قلب لئے ہوئے ہوں۔ اس تقریب پر لائیں۔ تاکہ وہ دیکھیں کہ اسلام اسوقت پھر کامل عروج کیطرف جا رہا ہے اور انکو پتہ لگے کہ وہ اور انکے لیڈر جو کچھ کر رہے ہیں وہ سراسر غلطی ہے۔ پس خود بھی آؤ اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو کوشش سے تحریک کر کے لاؤ۔ تا انکو بصیرت ملے اور وہ اسلام کے چہرے کو دیکھیں۔ مینے ایک غیر احمدی کو لکھنؤ میں ایک احمدی دوست سے جھگڑتے ہوئے دیکھا۔ کہ تم ہمارے کانگرس کے اجلاس پہ کلکتے چلو۔ کبھی وہ گرم ہو جاتا۔ کبھی وہ دھمکی آمیز گفتگو کرتا کبھی وہ نرم ہو جاتا اور ہنس ہنس کر باتیں کرتا۔ احمدی دوست بہت قابل آدمی تھا۔ وہ ترکی بترکی جواب دیتا رہا۔ میرا اس قصے کے لکھنے سے یہ مطلب ہے۔ کہ جس طرح سے ہمارے بھولے ہوئے بھائی اور راستے سے دور پڑے ہوئے دوست جو نامعلوم راستے کو ہی صراط مستقیم سمجھ رہے ہیں۔ کسطرح سے کوششیں کرتے ہیں۔ کیا ہمارا فرض نہیں کہ ہم بھولے بھٹکوں کو راہ راست پر لائیں۔ اندھیرے میں چلنے والوں کیلئے رہنما اور چراغ بنیں۔ پس ان کو لاؤ جسطرح سے بھی وہ آئیں اور خود بھی آؤ۔ ہماری جماعت ایک زندہ جماعت ہے۔ اور اسکو کسی بات کے متعلق زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ مگر میں جماعت کو ایک اور امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ کانگرس وغیرہ کے اجلاس کرنے والے ہمارے نزدیک سراسر غلطی پر ہیں۔ مگر وہ ان جلسوں کو خواہ وہ کلکتے میں ہوں یا بمبئی میں۔ پنجاب میں ہوں یا ملک کے کسی اور حصے میں وہ اسکو کامیاب بنانے کیلئے جان سے مال سے اسطرح سے کوشش کرتے ہیں۔ سینکڑوں آدمی اپنے آپکو کام کرنیکے لئے والینٹیئر بناتے ہیں۔ ہر طرف سے سپیشل ٹرینیں چلتی ہیں۔ لاکھوں روپیہ چندوں کا برس جاتا ہے۔ پس ایک زندہ قوم ایک ہادی اور لیڈر کے ماتحت کام کرنیوالی قوم کو میں توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ خیال کرے کہ باطل پرست اپنے جلسوں کو کیسا کامیاب بناتے ہیں۔ اور ہمکو کیسا بنانا چاہیئے جلسے میں کوئی زیادہ وقت باقی نہیں اسلئے احباب کو ابھی سے تیار ہو جانا چاہیئے۔

غزل حضرت خلیفۃ المسیح جو بروز جمعرات طلباء کے اس جلسہ میں پڑھی گئی جسمیں ماہانہ حضرت کسی مضمون پر لیکچر دیتے ہیں۔

یہ غزل ماسٹر محمد شفیع صاحب نے خوش الحانی سے پڑھکر سامعین کو محظوظ کیا۔ (ایڈیٹر)

نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع مرا پیغام نہ ہو

چاہتا ہوں کہ کروں چند نصائح تم کو!!
تاکہ پھر بعد میں مجھ پر کوئی الزام نہ ہو

جب گذر جائینگے ہم تم پہ پڑیگا سب بار
سستیاں ترک کرو طالبِ آرام نہ ہو

خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو!
اسکے بدلے میں کبھی طالب انعام نہ ہو

دل میں ہو سوز تو آنکھوں سے رواں ہوں آنسو
تم میں اسلام کا ہو مغز فقط نام نہ ہو

سر میں نخوت نہ ہو آنکھوں میں نہ ہو برقِ غضب
دل میں کینہ نہ ہو لب پہ کبھی دشنام نہ ہو

خیر اندیشیِ احباب رہے مدنظر!!!
عیب چینی نہ کرو مفسد و نمام نہ ہو

چھوڑ دو حسد کرو زہد و قناعت پیدا
زر نہ محبوب بنے سیم دل آرام نہ ہو

رغبت دل سے ہو پابند نماز و روزہ
نظر انداز کوئی حصۂ احکام نہ ہو

پاس ہو مال تو دو اس سے زکوٰۃ و صدقہ
فکر مسکین رہے تمکو غم ایام نہ ہو

حسن اسکا نہیں کھلتا تمہیں یہ یاد رہے
دوشِ مسلم پہ اگر چادرِ احرام نہ ہو

عادتِ ذکر بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں
دل میں ہو عشقِ صنم لب پہ مگر نام نہ ہو

عقل کو دین پہ حاکم نہ بناؤ ہرگز!
یہ تو خود اندھی ہے گر نیرِ الہام نہ ہو

جو صداقت بھی ہو تم شوق سے مانو اسکو
علم کے نام سے تم تابعِ اوہام نہ ہو

دشمنی ہو نہ محبانِ محمدؐ سے تمھیں
جو معاند ہیں تمہیں انسے کوئی کام نہ ہو

امن کے ساتھ رہو فتنوں میں حصہ مت لو
باعث فکر و پریشانیٔ حکام نہ ہو

اپنی اس عمر کو اک نعمت عظمیٰ سمجھو
بعد میں تاکہ تمہیں شکوۂ ایام نہ ہو

حسن ہر رنگ میں اچھا ہے مگر خیال رہے
دانہ سمجھے ہو جسے تم وہ کہیں دام نہ ہو

تم مدبر ہو کہ جرنیل ہو یا عالم ہو!!
ہم نہ خوش ہونگے کبھی تم میں گر اسلام نہ ہو

سیلف ریسپکٹ رہو کیونکہ رذالت ہے عیب
یہ نہ ہو پر کہ کسی شخص کا اکرام نہ ہو

عسر ہو یسر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو
کچھ بھی ہو بند مگر دعوت اسلام نہ ہو

تم نے دنیا بھی جو کی فتح تو کچھ بھی نہ کیا
نفس وحشی و جفا کیش اگر رام نہ ہو

منّ و احسان سے اعمال کو کرنا نہ خراب
رشتۂ وصل کہیں قطع سرِ بام نہ ہو

بھولیو مت کہ نزاکت ہے نصیب نسواں
مرد وہ ہے جو جفاکش ہو گل اندام نہ ہو

شکل مے دیکھ کے گرنا نہ مگس کی مانند
دیکھ لینا کہ کہیں دُرد تہِ جام نہ ہو!

یاد رکھنا کہ کبھی بھی نہیں پاتا عزت
یار کی راہ میں جب تک کوئی بدنام نہ ہو

کام مشکل ہے بہت منزلِ مقصود ہے دور
اے مرے اہلِ وفا سست کبھی گام نہ ہو

گام زن ہو گئے رہِ صدق و صفا پر گر تم
کوئی مشکل نہ رہیگی جو سرانجام نہ ہو

حشر کے روز نہ کرنا ہمیں رسوا و خراب
پیارو آموختہ درس وفا خام نہ ہو

ہم تو جسطرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

میری تو حق میں تمہارے یہ دعا ہے پیارو
سر پہ اللہ کا سایہ رہے ناکام نہ ہو

ظلمتِ رنج و غم و درد سے محفوظ رہو
مہر انوار درخشندہ رہے شام نہ ہو!

"سلطان ٹرکی اور خلافت موعودہ"

جسوقت کسی قوم کے برُے دن آتے ہیں۔ اس وقت اسکو مسٹر گاندھی جیسے لیڈر نصیب ہوتے ہیں۔ اور مولوی عبد الباری جیسے رہنما۔ جنہوں نے مسلمانوں کے ہزاروں گھر برباد اور ہزاروں آدمیوں کو بے خانماں کر دیا۔ ترک وطن کا نام ہجرت رکھ کر لوگوں کو دھوکہ دیا۔ اور پھر کہا۔ کہ میں اس مسئلہ میں مسٹر گاندھی کے ماتحت ہوں حالانکہ کسقدر افسوس کی بات ہے۔ کہ ایک اسلامی رکن اور رکن بھی وہ کہ جس پر ہزاروں بلکہ لاکھوں انسان اپنے مال و دولت لٹا کر اور وطن ترک کر کے پہاڑی علاقوں اور بے آباد بیابانوں میں جانے والے تھے۔ اس میں ایک ہندو کی پیروی کرنا کہاں تک اصول اسلام کے مطابق تھے قرآن کریم کا حکم ہے۔ کہ لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ۔ کہ تم ہلاکت کی جگہ مت ہاتھ ڈالو لیکن بدنصیبی کی بات ہے۔ کہ مسلمانوں نے جب اس ترک وطن کو بھی اختیار کیا۔ تو پھر اسباب نے بھی ان سے وفا نہ کی۔ بھلا کیوں نہ ہو۔

"خالق اسباب ہی جب ہو کسی پر خشمگیں"
"پھر بھلا اس آدمی کا ساتھ دیں اسباب کیوں"

پھر جب مسلمان ملک کابل میں پہنچے۔ تو جو معاملہ ان کے ساتھ ہوا۔ وہ اخبارات میں روز بروز شائع ہو رہا ہے۔ اخبار حق اسکے متعلق لکھتا ہے۔ "چند ہفتوں سے ہر جمعہ کے روز درۂ خیبر کی راہ سے "تارکانِ وطن" جلوس جاتا دکھائی دیتا تھا۔ وہ سیلاب جو اپنے سامنے ہر ایک شئے کو بہالے جانیوالا معلوم ہوتا تھا۔ اب اسکا رخ بدل گیا ہے۔ اور اسنے پھر سرحد کو عبور کیا ہے۔ مگر اب وہ خوش رنگ جھنڈے غائب ہو گئے"۔ ۔ ۔ ۔ ۔ الخ

خیر یہ سبکی مسلمانوں کو انہی رہنماؤں کی برکت سے نصیب ہوئی ہے۔ لیکن اس جوش خروش کی وجہ یہ بتلائی جاتی ہے۔ کہ چونکہ ہمارے خلیفۂ برحق سلطان المعظم وحید الدین صاحب کیساتھ گورنمنٹ برطانیہ کیطرف سے وہ سلوک کیا جارہا ہے۔ جو اصول اسلام کے خلاف ہے۔ اس لئے ہم ایسا کر رہے ہیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ غصہ میں آکر اپنے پاؤں پر ہی کلہاڑی مار رہے ہیں ہمیں صرف اسوقت اس بنیاد کو دیکھنا ہے۔ کہ آیا وہ درست اور صحیح ہے۔ اور اصول قرآن کے مطابق ہے۔ یعنی یہ دیکھنا ہے۔ کہ آیا سلطان ٹرکی اس خلافت کا حقدار بھی ہے۔ یا نہیں۔ جو قرآن کریم میں بیان کیگئی ہے۔

ذکر خلافت قرآن پاک سے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَعَدَ اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضٰی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ یعبدوننی لا یشرکون بی شیئًا۔ ومن کفر بعد ذالک فاولٰئک ھم الفاسقون (رنور) یعنی یہ خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے۔ کہ امت محمدیہ کے نیکوکار مومنوں میں سے خلفاء منتخب کریگا۔ جیسے اس نے امت موسویہ سے کئے۔ اور ان کے ذریعہ سے دین کو طاقت ملیگی۔ اور خدا تعالیٰ خود ان کو خوف سے نکالکر امن دیگا۔ وہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرینگے۔ اور پھر جو بھی انکا انکار کرے وہ فاسق ہے"۔ اس فرمان خداوندی میں خلافت کا وعدہ کیا ہے۔ اور ان خلفاء کی چند علامتیں بیان فرمائی ہیں۔ اگر وہ ان میں پوری آجائیں اور پھر ان کا کوئی انکار کرے۔ تو اس کو دائرہ اسلام سے خارج کر کے "فاسق" کے لقب سے ملقب کیا ہے۔ وہ علامتیں یہ ہیں۔

پہلی علامت اور سلطان ٹرکی

اللہ تعالیٰ نے پہلی علامت خلفاء کی یہ قرار دی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو خلیفہ بنا دیگا۔ وہ ذات جسکو خلیفہ کی گدی پر بٹھادے پھر کون ہے۔ جو اسکو اس خلافت سے برطرف قرار دے سکے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ کہ الا ان حزب اللہ ھم الغالبون ط کہ اللہ تعالیٰ کا گروہ ضرور بضرور غالب رہتا ہے۔ اور کوئی نہیں جو اسکو مغلوب کر سکے۔ لیکن سلطان ٹرکی کا اتحادیوں سے شکست کھا جانا پوشیدہ نہیں۔ کیا نعوذ باللہ خدا تعالیٰ ان اتحادیوں سے کمزور ہے۔ جو اسکی جماعت شکست کھا کر ذلیل اور خوار ہو رہی ہے اگر وہ (ترکی) خدا تعالیٰ کی پاک جماعت ہوتے تو ضرور ضرور بوعدہ انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا۔ ان کو غالب کیا جاتا۔ لیکن جب نتیجہ برعکس ہے۔ تو بھلا مقدمہ یعنی انکا اللہ تعالیٰ کی پاک جماعت ہونا بھی ضرور برعکس ہے۔ ہمارا اللہ تو وہ ذات پاک ہے۔ کہ جو ۳۱۳ کو ۱۰۰۰ پر اور ایک کو دس پر فتح دیتا ہے۔ لیکن ترک سلطنت کا شکست کھا جانا صاف ظاہر کرتا ہے کہ ان میں وہ روحانیت اور قدسیت نہیں ہے کہ جو ایک خلیفہ۔ یا مصلح یا مجدد کی جماعت میں ہونی چاہیئے۔ تب ہی تو ان کو باوجود وعدہ الا ان حزب اللہ ھم الغالبون کے نامرادی و ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ نعم ما قال المسیح علیہ السلام۔ ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولےٰ سے گندوں کو
کبھی ضایع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

دوسری علامت اور سلطان ٹرکی۔

اللہ تعالیٰ نے خلفاء کی دوسری علامت کو کما استخلف الذین من قبلھم میں بیان فرمایا ہے۔ یعنی دوسری علامت ان خلفاء کی یہ ہوگی۔ کہ وہ اسطرح خلیفے ہونگے جسطرح تم سے پہلے لوگوں۔ (امت موسویہ) کو خلیفے بنایا گیا۔ پہلے لوگ یعنی بنی اسرائیل

میں جس طرح خلفاء ہوئے تھے۔ اسی طرح امت محمدیہ میں بھی خلفاء ہونگے۔ بنی اسرائیل کے خلفاء کون تھے۔ وہ ان کے انبیاء علیہم السلام اور ان کے خلفاء تھے۔ جیسے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بنی اسرائیل میں سے جب ایک نبی مرتا تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کوئی دوسرا کھڑا کر دیتا۔ اور قرآن کریم میں فرمایا کہ وقفینا من بعدہ بالرسل کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد انکی امت میں پے در پے رسول آتے رہے۔ گویا فرمایا۔ کہ جو سلوک ان سے ہوتا رہا۔ وہی سلوک امت محمدیہ کے خلفاء سے بھی ہوگا۔ جس طرح وہ مظفر و منصور ہوتے رہے ہیں۔ اسی طرح خلفاء امت مرحومہ کامیاب ہونگے۔ اسوقت سلطان ٹرکی سے اللہ تعالیٰ کا وہ سلوک نہیں ہوا۔ جو امت موسویہ کے خلفاء سے ہوتا رہا۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ وہ ان جیسے افعال بجا نہیں لاتے تھے۔ یعنی توحید کا نقارہ اور شرک و بدعت کو دور کرنا اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے سعی کرنا ہلذا وہ خلیفہ کیونکر ہو سکتے ہیں؟

خلفاء محمدیہ کی تیسری علامت اور سلطان ٹرکی

خلفاء کی تیسری علامت اللہ تعالیٰ نے یہ قرار دی ہے کہ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم کہ اللہ تعالیٰ انکے ذریعہ انکے دین پسندیدہ کو تمکین بخشے گا۔ اس علامت کو حضرت رسول خدا حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان مبارک سے یوں بیان فرما گئے ہیں۔ کہ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا (ابوداؤد) کہ اللہ تعالیٰ امت محمدیہ میں ہر صدی کے سر پر ایک ایسا شخص مبعوث کرتا رہیگا۔ جو امت مرحومہ کو دین کی تجدید و تمکین کیا کریگا۔ گویا اس علامت کو آپ نے ہر صدی کے مجدد میں ثابت کیا ہے۔ لیکن اہل اسلام بتائیں۔ سلطان المعظم سلطان ٹرکی کے ذریعہ سے اسلام کو کیا ترقی نصیب ہوئی ہے۔ موجودہ زمانہ میں ہر جگہ اسلام کو دانتوں کے نیچے کچلا اور پاؤں تلے روندا جاتا ہے۔ پھر آپ ہی بتائیں۔ کہ سلطان ٹرکی نے کتنے واعظ بغرض تبلیغ مسلمانان عالم کو غیر مذاہب کے حملوں سے نجات دلانے کیلئے ارسال کئے ہیں۔ آپ کی ذات مبارک سے اسلام کو جو فائدہ پہنچا وہ تو شاید کوئی بھی نہ جانتا ہوگا۔ لیکن بہر حال ان کی شکست سے جو ہزیمت انکے مریدین (کیونکہ جو آپ کو خلیفہ مانتے ہیں۔ وہ آپ کے مرید ہی ہیں) کو پہنچی۔ وہ بیان سے باہر ہے۔

سونے والو جاگو اور سوچو۔ کہ وہ کون ہے کہ جس نے لنڈن جیسے کفرستان میں اللہ اکبر کا نعرہ مارنے کیلئے ایک مسجد طیار کروانی شروع کی۔ اور وہ کون ہے جسکے شاگردوں کا نام سن کر صلیب پرست بوریا بدنا باندھ لیتے ہیں۔ اور وہ کون ہے۔ کہ جس نے ایشیا۔ یورپ افریقہ حتیٰ کہ امریکہ میں بھی اشاعت اسلام کا کام شروع کیا۔ اور اللہ الصمد و محمد نبینا کا نعرہ ہر کنار عالم میں لگایا۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات مبارک ہے جسنے ڈوئی جیسے مخالف عیسائی اور لیکھرام جیسے مخالف آریہ کے ذریعہ صداقت اسلام روز روشن کیطرح ظاہر کی۔

پس تمکین دین کا پہلو بھی سلطان ٹرکی کو سند خلافت سے برطرف ظاہر کرتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے جو واعظ اور لیکچرار تائید اسلام میں بھیجے یا جو مدد اسلام کو آپ کی ذات مبارک سے پہنچی۔ وہ آپ لوگوں سے مخفی ہیں۔

خلفاء برحق کی چوتھی علامت اور سلطان ٹرکی

اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں خلفاء کی چوتھی علامت یہ قرار دیتا ہے کہ ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ کہ اللہ تعالیٰ انکے خوف کو دور کر دیتا ہے۔ اور ان کو امن بخشتا ہے لیکن یہاں تو معاملہ ہی دگرگوں ہے۔ کیونکہ جنگ سے پہلے آپ (سلطان ٹرکی) امن میں تھے لیکن اب آپ کو خوف کی تکالیف برداشت کرنی پڑیں گویا لیجانا تو خوف سے امن کیطرف تھا۔ لیکن چلے گئے امن سے خوف کیطرف۔

آپ اصحاب پر پوشیدہ نہیں۔ کہ سلطان المعظم سلطان ٹرکی جب سے شکست خوردہ ہیں۔ تب سے ہی آپکو خوف ہے۔ نہ کہ امن۔ اور باوجود ہر طرح کی کوشش و سعی کے آپ نے عہد نامہ پر دستخط کر دئیے اور اتحادی شرائط کو منظور کر لیا۔ کیا اب امید کیجا سکتی ہے۔ کہ آپ خوف سے پھر امن کی طرف آجائینگے اب آپکا ملک تقسیم ہو چکا۔ اور گویا آپ برائے نام بادشاہ ہیں کیا خلفاء اللہ کے ساتھ اہل الارض یہ سلوک کر سکتے ہیں۔ دریں صورت کہ خدا بھی انکا حامی و مددگار ہو۔ ہرگز نہیں۔ پس نتیجہ عیاں ہے۔ کہ انکے ساتھ نصرت ایزدی نہیں۔ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کے متعلق فرماتا ہے۔ اولٰئک علیٰ ھدیً من ربھم واولٰئک ھم المفلحون۔ کہ یہ لوگ اپنے رب کی ہدایت پر ہیں۔ اور ان کا نشان یہ ہے کہ وہ کامیاب ہونگے۔ لیکن خائب و خاسر رہنا صاف ثابت کرتا ہے۔ کہ آپ اور آپ کے ساتھی اولٰئک علیٰ ھدیً من ربھم کے مصداق نہیں ہیں۔

پس اب آپ کو خلیفہ موعودہ قرار دینا کہاں تک قرآن کریم کے منشاء کے مطابق ہے۔ افلا یتدبرون القرآن ام علیٰ قلوب اقفالھا۔

غور کرو اے گروہ دانشمندان۔ تم خیال کرو۔ کہ جب مذکورہ بالا صفات جناب سلطان المعظم میں نہیں پائے جاتے۔ تو انکو دھینگا دھینگی خلیفہ بنانا کہاں تک قرآن کے احکام کی اقتداء ہے۔

جب آپ خلیفہ نہیں رہیں۔ تو آپ اصحاب کو خلیفہ برحق تلاش کرنا اور تسلیم کرنا پڑیگا۔ کیونکہ یہ وعدہ الٰہی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کبھی اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا۔ ان اللہ لا یخلف المیعاد

لطیفہ اب بات دو صورتوں سے خالی نہیں کیونکہ یہ وعدہ الٰہی ہے۔ اور ضرور پورا ہوگا۔ اور لیکن چونکہ وعدہ مومنوں اور اعمال صالحہ بجا لانے والوں سے تہا۔ اسلئے ممکن ہے۔ کہ اب مسلمان اس وعدہ کے حقدار نہ رہے ہوں اگر یہ بات ہے۔ کہ مسلمان مسلمان نہیں رہیا۔ تو پھر بھی بمطابق ظھر الفساد فی البر والبحر کوئی نہ کوئی مصلح ربانی تسلیم کرنا ہی پڑیگا۔ سے بارہ وجور دانیکو تقادہ تو آچکا۔ یہ راز تمکو شمس و قمر بھی بتا چکا۔ فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر انا اعتدنا للظالمین نارا۔ ط والسلام

(خاکسار اللہ دتہ احمدی (جالندہری) متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان)

قرآن شریف سیکھنے کی آسان اور مجرب راہ

(از حضرت امیر المؤمنین خلیفہ اوّلؓ کا تجربہ۔)

قرآن شریف کے علوم کے حصول کے ذرائع اللہ تعالیٰ نے خود قرآن شریف میں بیان کر دیئے ہیں۔ الرحمٰن علم القرآن قرآن شریف کا سکھانا اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت کا تقاضا ہے۔ اسواسطے ضرورت کن چیزوں کی ہے وہ بھی خود خدا تعالیٰ نے بیان فرما دی ہیں۔ واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ۔ متقی کو خدا تعالیٰ معارف اور علوم قرآنی سے خبردار کر دیتا ہے۔ اور تقویٰ ایک ذریعہ ہے قرآن دانی کیلئے دوسری جگہ فرمایا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا تقویٰ کے ساتھ جہاد اور کوشش کی بھی شرط ہے۔ پس علوم قرآنی کا معلم خود اللہ تعالیٰ ہے اور اس فیض اور فضل رحمانی کا جاذب تقویٰ اور جہاد فی اللہ ہے۔

فرمایا کہ ہمارے نزدیک ہمنے ایک راہ کا تجربہ کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان دلمیں سچی تڑپ اور پیاس علوم قرآنی کی حصول کیواسطے پیدا کر کے تقویٰ تام سے دعائیں کرے اور اس طرح سے قرآن شریف شروع کرے۔ دور اوّل خود تنہا ایک مترجم قرآن شریف لیکر جسکا ترجمہ لفظی ہو انسان کی اسمیں اپنی ملاوٹ کچھ نہ ہو۔ اور اسکے واسطے میں شاہ رفیع الدین صاحب علیہ الرحمۃ کا ترجمہ پسند کرتا ہوں۔ لیکر ہر روز بقدر طاقت بلا ناغہ کچھ حصہ قرآن کا پڑھا کرے۔ اور لفظوں کے معنوں میں غور کرے۔ پھر جہاں آدم اور شیطان کا حال مذکور ہو اپنے نفس میں غور کرے کہ آیا میں آدم ہوں یا کہ ابلیس۔ موسیٰ ہوں کہ فرعون مجھ میں یہودیوں کے خصایل ہیں یا کہ مسلمانوں کے اور اسی طرح سے عذاب کی آیات سے ڈرے اور پناہ مانگے۔ اور رحمت کی آیات سے خوش ہو اور اپنے کو رحمت کا مورد بننے کے واسطے دعائیں کرے ہر روز درود دعا استغفار اور لاحول پڑھکر شروع کرے اور اسی طرح ختم کرے۔ اسی طرح سے دور اول ختم کرے اور اس دور میں ایک نوٹ بک پاس رکھے۔ مشکل مقامات اسمیں نوٹ کرتا جاوے۔ پھر دور دوم شروع کرے اور اسمیں اپنی بیوی کو سامنے بٹھا کر سنا دیا اور یہ جائے کہ قرآن شریف ہم دونو کیواسطے نازل ہوا ہے بیوی خواہ توجہ کرے یا نہ کرے۔ یہ سنائے جاوے۔ اور پہلے دور کی نسبت کسیقدر بسط کرتا جاوے۔ اور پہلے طریق کی طرح اس دور کو بھی ختم کرے۔ اور وہ پہلی نوٹ بک پاس رکھے اور اسے دیکھتا رہے۔ پھر اس دور میں یہ دیکھیگا۔ کہ بہت سے وہ مشکل مقامات جو دور اول میں نہیں سمجھتا تھا۔ اس دور میں حل ہو جائینگے۔ اس دور ثانی کی بھی ایک الگ نوٹ بک تیار کرے۔ پھر اسی طرح سے دور ثالث شروع کرے اور گھر کے بچوں عورتوں اور پڑوسیوں کو بھی اس دور میں شامل کر لے۔ مگر وہ لوگ ایسے ہوں کہ کوئی اعتراض نہ کریں اور پہلی اور دوسری دونوں نوٹ بکیں اپنے سامنے رکھے اس طرح اس دور میں دیکھیگا۔ بہت سے مشکلات جو پہلے دونوں دوروں میں حل نہ ہوئے تھے۔ اس دفعہ حل ہو جاوینگے۔ اس دور کی الگ ایک نوٹ بک تیار کرے۔

دور ثالث کے بعد چوتھا دور عام مجمع کے سامنے شروع کرے مگر سامعین ہوں ان کے اعتراضات وغیرہ کے اگر جواب آتے ہوں تو دیتا جاوے ورنہ نوٹ بک میں نوٹ کرتا جاوے اور انکے حل کے واسطے اللہ تعالیٰ کے حضور درد دل سے دعائیں کرتا رہے۔ اور پانچواں دور شروع کر دے اور بلا امتیاز مسلمان و مشرک کافر و مومن سنانا شروع کر دے۔ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور فیضان اس کے شامل حال ہوگا اور ایک بہت بڑا حصہ قرآن شریف کا اُسے سکھا دیا جاوے گا۔ اور باریک در باریک حقایق و معارف اور اسرار کلام ربانی اس پر کھولے جاوینگے غرض یہ ہمارا مجرب اور آزمودہ طریقہ ہے۔ پس جسکو قرآن سے محبت اور علوم قرآن سیکھنے کی پیاس اور سچی تڑپ ہو وہ اس پر کاربند ہو کر دیکھ لے۔

کاٹھ گڑھ کا فساد۔

سالہا سال سے ہم گائے کی قربانی کرتے ہیں۔ اور روپڑ جو کاٹھ گڑھ سے ۱۱ میل کے فاصلہ پر ہے وہاں سرکاری احاطہ میں کرا کر لایا کرتے ہیں۔ لیکن اس سال ہمنے ارادہ کیا کہ کاٹھ گڑھ میں ہی گائے کی قربانی کر لی جاوے۔ کیونکہ آج کل ہندوؤں اور مسلمانوں کا اتفاق ہو گیا ہے۔ اس لئے وہاں سے گوشت لانے میں ہندو بھائیوں کی دل آزاری ہوتا ہے اور چونکہ آجکل گرمی کا موسم آگیا ہے۔ اور گوشت وہاں سے لاکر کھانے کے قابل بھی نہیں رہتا اس لئے ہم نے جناب ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع ہوشیارپور کی خدمت میں درخواست دی۔ کہ ہمیں یہاں ہی اجازت ملجاوے۔ لیکن وہ ہماری درخواست نامنظور ہوئی۔ اس لئے ہمیں روپڑ ضلع انبالہ میں جو دریائے ستلج کے پار ہے۔ جانیکے لئے تیاری کرنی پڑی۔ اور جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس کی خدمت میں لکھا کہ اگر کاٹھ گڑھ میں ہمیں قربانی کی اجازت ملجاوے۔ تو ہمیں کسی انتظام کی ضرورت نہیں۔ ہم خود انتظام کر لیں گے اور اگر ہم نے روپڑ ہی جانا ہے۔ تو ہمارے ساتھ پولیس کا کافی انتظام کیا جاوے۔

چنانچہ ہمارے درخواست پر سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس نے بھائی ایشر سنگھ صاحب انسپکٹر پولیس و چودہری سردار علی خانصاحب سب انسپکٹر پولیس اور ایک ہیڈ کنسٹبل اور ایک گارد کو بھیجدیا اور ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع ہوشیارپور نے تحصیلدار صاحب تحصیل گڑھ شنکر کو بھی اسی انتظام کیلئے بھیجدیا۔

۲۶ر اگست ۱۹۲۰ء کو بعد نماز بقر عید جب ہم روپڑ جانیکے لئے تیار ہوئے۔ تو بھائی ایشر سنگھ صاحب انسپکٹر پولیس کی خدمت میں استدعا کی کہ آپ پولیس گارد کو ہمارے ہمراہ روپڑ تک بھیجدیں۔

لیکن بھائی ایشر سنگھ صاحب نے انکار کر دیا کہ گارد تمہارے ساتھ نہ جاویگی - ہم اس حکم کو سنکر بہت حیران ہوئے - اور ہم نے ارادہ کر لیا کہ جب بھائی ایشر سنگھ صاحب ہمارے لئے حفاظت کا انتظام نہیں کرتے ہیں - تو ہم روپڑ نہ جاوینگے پھر ہمنے اپنے بھائی عبد الحمید کو بھیجا کہ ہمیں راستہ میں خطرہ ہے - آپ گارد کو ہمارے ہمراہ بھیجدیں لیکن آپ نے انکار کر دیا - کہ گارد تمہارے ساتھ ہرگز نہ جاویگی - اور کہا کہ تمہارے ساتھ صرف سب انسپکٹر صاحب پولیس اور ایک ان کا اردلی جاویگا -

آخر طوعاً وکرہاً ہمارے چار آدمی دو گائیں کو روپڑ ذبح خانہ میں ذبح کرانیکے لئے لیکر چلے - جب ہم کاٹھ گڑھ سے دو تین میل کے فاصلہ پر چلے گئے تو دو تین سو ہندو جاٹوں نے ہم پر حملہ کیا - ہمارے دو آدمی چودہری محمد حسن خان و چودہری محمد علیخان جو آگے جا رہے تھے - ان سے گائیں چھین لیں ان کے ہمراہ سب انسپکٹر صاحب چودہری سردار علی خانصاحب و رحمت علے صاحب کنسٹیبل تھے - جنہوں نے ہمارے آدمیوں کو بہت بچانیکی کوشش کی اور نہایت جوانمردی اور کوشش سے حملہ آوروں کے حملوں سے ہمارے آدمیوں کو بچایا - لیکن اتنی بڑی بھیڑ کے مقابلہ میں دو آدمی کیا کر سکتے تھے - لیکن پھر بھی ہمارے دو آدمیوں کو جان سے مارے جانے سے بچا دیا اور ان کے بدن پر لاٹھیوں وغیرہ کی ضربیں تو بہت لگیں - لیکن جان سے بچ گئے ؛

چودہری عبد المنان خان جو کچھ فاصلہ پر پیچھے چلے آرہے تھے - ان کو دیکھ کر انہیں سے تیس چالیس آدمی ان کی طرف دوڑے اور ان کو لاٹھیوں سے سخت مارا - وہ ان کو مارتے ہوئے اپنے کنوئے پر لیگئے اور انہوں نے کہا - کہ یہ ہی آدمی کارکن ہے - اور یہ ہی گائے کی قربانی کی تحریک کرتا ہے - اس لئے اسکو جان سے مار دو - جس طرح یہ گائے کا برا کرتے ہیں - اس طرح سے اسکو بھی ایک مکان کے اندر بند کر کے ذبح کر ڈالو - اور ہمیں سردار بختاور سنگھ صاحب اور کاٹھ گڑھ کے ہندو دوکانداروں نے کہا ہوا ہے کہ ہم خون بھر دینگے - اور روپیہ لگا دینگے - تم ہر روز کے قضیہ سے ایک ہی دفعہ فیصلہ کر دو -

چوتھے آدمی چودہری عبد الحمید خان جو پیچھے چلے آرہے تھے - وہ واپس کاٹھ گڑھ کو چلے گئے اور بھائی ایشر سنگھ صاحب کو اطلاع دی جو ایک سایہ دار درخت کے نیچے آرام کر رہے تھے ؛ اس واقعہ کو سنکر بھائی ایشر سنگھ صاحب بمعہ گارد کے موقعہ پر پہنچے - جبکہ ہمارے بھائیوں سے گائیں چھینی گئی تھیں -

حملہ آور ہی چودہری عبد المنان خان کو اپنے گاؤں پنیالی اوپر کی طرف لے جا ہی رہے تھے - کہ کسی آدمی نے آواز دی - کہ اسکو واپس لے آؤ اس آواز پر وہ چودہری عبد المنان خان کو بھائی ایشر سنگھ صاحب کے پاس لے آئے - جسوقت موقعہ پر بھائی ایشر سنگھ صاحب پہنچے - اسوقت اکثر حملہ آور اس جگہ موجود تھے یکے بعد دیگرے وہ جانے لگے ہم نے انکو منع کیا کہ تم نہ جاؤ - لیکن بھائی ایشر سنگھ صاحب نے کسی کو جانے سے نہیں روکا - بہت سے حملہ آور چلے گئے - اور بھائی صاحب خاموشی کے ساتھ چارپائی پر بیٹھے رہے - جسوقت تیس چالیس آدمی رہ گئے - اسوقت کارروائی شروع کی اور مضروبین کے بیانات قلمبند کئے - لیکن حملہ آوروں کے بیانات قلمبند نہ کئے - تحصیلدار صاحب و سردار بختاور سنگھ صاحب آنریری مجسٹریٹ بھی موقعہ پر پہنچ گئے تھے - انکے سامنے میاں جٹ سکنہ پنیال کلاں نے اپنا بیان دیا کہ ہم ان گائیں کو روپڑ نہ لے جانے دینگے - اور جو شخص روپڑ کو لیجائیگا اسکو جان سے مار دینگے - اسکے بیان کو قلمبند نہیں کیا گیا -

جو اسوقت آدمی موجود تھے - ان میں سے ہی ملزمین کی شناخت کرائی گئی - اگر تمام حملہ آوروں کو جانے نہ دیا جاتا - تو اسوقت اچھی طرح سے شناخت ہو سکتی تھی - حملہ آوروں کے پاس جو آلات ضرب سونٹے وغیرہ تھے - وہ ان سے نہیں چھینے گئے -

اسوقت ۲۹ آدمی گرفتار ہو چکے ہیں - جو ضمانت پر رہا ہیں - بھائی ایشر سنگھ صاحب کی کارروائی ہمارے لئے تسلی بخش نہیں ہے - ہماری درخواست پر جناب ڈپٹی کمشنر صاحب و سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس نے خانصاحب نیک محمد خانصاحب کو تفتیش کیلئے مقرر کر دیا ہے - جنہوں نے اپنی تفتیش ختم کر لی ہے اب عدالت میں مقدمہ دائر ہو جاویگا - ڈاکٹر صاحب شفاء خانہ گڑھ شنکر نے مضروبین کا معائنہ کیا تھا اور چودہری عبد المنان خان کی بابت لکھا تھا - کہ عبد المنان خان کو ضرب شدید لگی ہے - لیکن ملزمین نے شکایت کی - کہ ڈاکٹر مسلمان ہے - اور انکی قوم کا ہے - اسلئے سول سرجن کو معائنہ کرایا جاوے ضرب کے پندرہ یوم کے بعد سول سرجن صاحب کا معائنہ کرایا گیا - جو ایک ہندو صاحب تھے - انہوں نے لکھا کہ ضرب شدید نہیں ہے - ہڈی نہیں ٹوٹی - سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس بھی موقعہ دیکھنے کے لئے تشریف لائے تھے - انکی خدمت میں بھی ہمنے عرض کر دیا - کہ یہ وقوعہ ایک گہری سازش کیساتھ ہوا ہے اسمیں سردار بختاور سنگھ صاحب آنریری مجسٹریٹ کا دخل ہے - اور کاٹھ گڑھ کے ہندو دوکانداروں نے اس فساد کی تحریک کی ہے - اور وہی فساد کے بانی مبانی ہیں اور ہندو افسران کی بے توجہی سے یہ فساد ہوا ہے - ہندو افسروں کو تو سرکار نے انتظام کیلئے بھیجا تھا لیکن ان کا آنا اہل ہندو کاٹھ گڑھ کیلئے مفید مطلب ہوا - انہوں نے سمجھ لیا کہ اب ہمارے گھر کے افسر آگئے ہیں - وہ ہمیں کچھ نہیں کہینگے - چنانچہ ویسا ہی ہوا - ہندو افسر تو خود ہم سے ناراض تھے - کہ تم گائے کی قربانی کیوں کرتے ہو ہمارے ساتھ بحث کرتے رہے - انہوں نے انتظام کیا کرنا تھا -

عبد السلام